جلد ۵ | بمبئی، دوشنبہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۸ جون سنہ ۱۹۰۰ع | نمبر ۲۵

مقدمۃ الجیش

اب پوری شامت آگئی

چین بہت روز سے یورپ کے دول پر کچھ اڑنگا سا بچا رہا تھا بڑی بری چالوں سے اپنے باغی جنونوں کو ... کبھی ... کر ... سے بڑا دیا کبھی روس کو ... سوا اور آپ الگ تھلگ بنی رہی مگر اب بچہ بچکے کہاں جا سکتا ہے - اب وہ ایک ایک کو مار لیگا دو کو مار لیگا اوسکی سلطنت پر تو کل دول یورپ کی فوجیں یورش کر رہی ہے اب وہ کس کس کو مار لیگا - بظاہر تو یہ فوجیں سلطنت چین کو بربادی سے بچانے اور ایلچیوں کی مخلصی کیلئے روانہ ہوئی ہیں مگر اب سلطنت کا اللہ ہی حافظ ہے ... کیا ہستی ہے جو ان سب سلطنتوں کا مقابلہ کر سکیں اونہیں اتنی قوت و ہمت ہوتی تو کسی غیر سلطنت کا ... ہوتا - وہ ایک ... ٹکڑے ٹکڑے ہو جاینگے ...

محض دل لگی

ہمیں تو کسیطرح شک ہی نہیں ہو سکتا کہ ہماری بہادر گورنمنٹ کی فتح کا نقارہ دنیا کے چاروں کونوں میں بجگیا - پریٹوریا پر لارڈ رابرٹس نے انگریزی جھنڈے کو لہرا ہی دیا یہی ارادہ کر کے گھر سے نکلے تھے بس ادھر جا پہونچ گیا - آگے پیچھے داہنے بائیں اور بیچ ہر طرف فتح ہی فتح ہے لوگوں کو آجکل یہ خیال ضرور ہوتا ہوگا کہ جب فتح کا نقارہ بجگیا فتح کے باوے ٹکڑے کر دئے گئے جشن ہو چکا گلی کوچوں میں لہرانے لگے تو پھر اب جنگ کیسی اسکی وجہ معلوم ہوتا ہے کہ دلیسوں کو خوش کرنے کو فتح کا جھنڈا لہرا کر دکھایا ہے نہیں یہ بات نہیں فتح ہوئی - اور ضرور ہوئی اور فتح بھی ہماری ہی ہوئی - اب جو ادھر ادھر لڑائیاں ہو رہی ہیں یہ محض دل لگی کے طور پر ہیں ہماری فوج جاکر تھوڑی دیر کیلئے جی بہلا رہی ہے اسلئے ہمارے ہاں یہ فوج لہرانے لگی ہوئی ہے آگے بڑھی چلی جاتی ہے پیچھے پڑتا ہے ... بائیں ... کو ... ہی ... کر کے ... جاتی ہے

ایسی کیا جلدی تھی

کرینپاؤں کے ذریعہ علم مسٹر ... جو ... جیون سے ایسے مجبے بیٹھے ہیں کہ جو قصہ ہے کہ اونہوں نے انتظام کی تجویز پیش کر دی ایک یہ اور ایک ... مسٹر سومن ... کر دیئے ہو گئی کہ ... کے بادشاہوں کی تحقیقات کیلئے کمیشن بٹھا دیا جائے اور جو جرم ثابت ہوں اونسے قانونی آزادی چھین لیجائے گورنمنٹ کا اور عالیجاہ صدر ... سے سخت مخالف ہے اسلئے گورنمنٹ تو ابھی دیکھ رہی ہے ... توجہ نہیں کی گو ... معقول بھی معاملہ کی گوشمالی کرنی کچھ ضرور ابھی نہیں مگر ابھی اسکی جلدی کیا پڑی تھی ... بہت ... پایہ جاتا گورنمنٹ کی ... ہے حق مخالف یہ سمجھتے کہ ... کیا ... موقع ... بادشاہوں کی گوشمالی کر ڈالی ... گورنمنٹ ... اور ... کرکے اپنی حالی ہستی کی کھائی مقصود ہوا ... کرلیں نہ کیا - ... صاحب اپنی رائے ... آپکے ... ہو گئی ملازمت کو دھتا بتا دی - اودھر ... ہو ...

روس خارج نہیں

پایونیر نے ایک دفعہ اپنی گذشتہ کسی طرفداری میں ایک بڑا پرزور مضمون شائع کیا تھا کہ وسطی و جنوبی ایران میں برٹش گورنمنٹ کا اثر زیادہ رہنا چاہیے۔ اور یہی اسبات کی مستحق ہے۔ کسی حریف کو اس علاقہ میں قدم بھی نہ رکھنے دیا جائے۔ اوسکا جواب روسی اخبار نوائے وریمیا نے بڑے جوش کے ساتھ دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اب تک تو یہ معاملہ یونہی گول مول چلا آتا تھا ہمنے بہت کچھ چھان بین کی مگر تمنے اپنے منشاء کا کبھی صاف طور پر اظہار نہ کیا۔ مگر تمہارے اس دعوے کے جواب میں کہ وہاں اور کسیکا قدم بھی رکھنا نہ ملیگا۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ وہاں قدم رکھنے والے ہم ہیں تم اس کان سنو یا اوس کان روسی گورنمنٹ اب کسی طرح اپنے ارادہ سے باز نہیں آسکتی۔ بحر ہند کیلئے اوسکو ایران ہی سے ہوکر رستہ ملتا ہے۔ اور وہ اسی رستہ کیلئے ثابت قدمی کے ساتھ پیروی کریگی اس معاملہ میں اگر لاکھوں رکاوٹیں بھی ڈالی گئیں تو کوئی پرواہ کی بات نہیں۔ اور ابھی تو تم اسکو دور ہی سے ہم بڑے زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ مسوپوٹیمیا (عراق عرب) کا علاقہ بھی عنقریب ہمارے رنگ میں آنے والا ہے۔ یہہ پالیسی ہماری کئی پشت سے چلی آتی ہے۔ اس کی کامیابی پر ہماری گورنمنٹ کے بڑے بڑے فائدے ہیں۔ روس اپنے ارادے کو تمہاری ذراسی چھیڑ چھاڑ میں آکر کیسے چھوڑ سکتی ہے۔ یہہ جنوبی ایران میں شط العرب کے دہانہ اور خلیج فارس کے ساحل پر بہت مضبوطی کے ساتھ اپنا قبضہ جمائیگی اگر کوئی روک سکتا ہو تو روک لے۔ خوا مخواہ اسکے تو ہماری ہمدردی ہے ہم اوس سے پہلے دست بردار ہو جائیں اور اپنی تمام آرزوئیں خاک میں ملادیں۔

دہلی اور فتح پریٹوریا

فتح پریٹوریا پر دہلی میں جن جن طریقوں سے مسرت کا اظہار کیا گیا وہ بالکل معمولی طور سے کیا گیا۔ شہر دہلی جو کبھی کسی زمانہ میں پایہ تخت تھا اسلئے وہاں کے اراکین کو چاہیے تھا کہ گورنمنٹ کی خوشنودی کیلئے جو کارگذاری دکھائیں وہ کم از کم اس درجہ کی تو ہو کہ اور کسی شہر میں اوسکی نظیر نہ مل سکے تاکہ گورنمنٹ کے دل میں اس آخری دیار کی پرانی وقعت اور اہل دہلی کی رفاقت قایم رہے حضرات دہلی میں جو لوگ کہ سرگروہ ہیں اور اونکو قومی سرپرستی کا دعوی ہے۔ افسوس کہ اونھوں نے گورنمنٹ کی راز و نیاز کا پورا حق ادا نہیں کیا۔ لیڈی سمتھ و میفکنگ وغیرہ کی بابت ایک معمولی آتشبازی چھوڑ سکی تھی اونھوں نے اسلامی وقعت کی کوئی پروا نہیں کی۔ اور جامع مسجد و فتحپوری میں بڑے دھوم کے ساتھ روشنی کرادی تو اس سے بہتر تو اونکو اور بھی دوچند کارگذاری دکھاکے گورنمنٹ کی قابل قدر وفاداری ثابت کرنی چاہیے تھی اب بھی کچھ ایسا زمانہ نہیں گذرا جنگ ٹرانسوال ابھی نیست و نابود نہیں ہو گئی۔ پریٹوریا کے تمام اطراف میں ابھی برٹش جھنڈا نہیں لہرا چکا۔ ڈومرغی کل قوم ابھی تابع نہیں ہو چکی۔ ہیرے جواہرات کی تو تسخیر ابھی قبضہ نہیں جم چکا۔ تا وہاں جنگ ابھی ہنوز نہیں مل چکا اگر بنظر غور دیکھا جائے تو ٹرانسوال کے ہر حصہ میں وہی کلفت و رنج مضمون عثمان جو آگے تھی سو اب بھی ہے غرض ابھی فتح پریٹوریا کو ایسا زمانہ نہیں گذرا کہ جس کی دوبارہ اظہار مسرت باسی کڑھی میں ابال کا مصداق سمجھا جائے تو مسلمانان دہلی کے سرگروہ حضرات اس مبارک موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ایک خاص جلسہ کرکے خاص طور پر اظہار مسرت کریں۔ پہلی مرتبہ تو جامع مسجد و فتحپوری میں صرف روشنی گئی تھی اب کی مرتبہ بھی فتح کو عظیم الشان ثابت کرنے کیلئے کسی

پادری صاحب کا وعظ

بھی ہونا چاہیے۔ نئے اوصاف اور نماز و انداز دل و دماغ مسیون کو دعوت دیجائے کہ وہ وعظ کے بعد مسٹر ... کو انگریزی میں خوشی کے گیت گائیں۔ کسی مناسب تقریب میں بار بھی بجوایا جائے۔ ہمارے امام صاحب کو چاہیے کہ جامع مسجد کے منارہ و منبر پر وہی انا فتحنا پکار پکار کے پڑھیں۔ جو اونھوں نے نہایت خوشنما لکھوا کے حضور والسرائے کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی تھی اور سارے اہالی دہلی کو چاہیے کہ وہ نصر من اللہ و فتح لاانگلیز (انگلش) کا نقارہ کوٹے کوٹے بجائے پھریں کہ اس ترکیب سے تمام مسلمانوں کی وقعت گورنمنٹ عالیہ کے دل میں جمی اور وہ اون کو سچا وفادار سمجھیگی مجھے یقین ہے کہ سرگروہ حضرات ذیل کارروائی کو پوشیل خیال سے دہلی کے مسلمانوں کیلئے ذریعہ بہبودی اور شہرت و وفاداری سمجھا تو اس میں کوئی کوئی ایسا ہرج نہیں معلوم ہوتا۔ اور جس صورت میں کہ ہمارا یہ خیال ہو کہ چاہے خدا ناراض ہو جائے چاہے رسول ناخوش مگر گورنمنٹ عالیہ ناخوش نہو تو مذکورہ بالا کارروائی میں کسیطرح کا بھی ہرج نہیں۔ ہاں اسوقت ہمکو پیر نیچر یعنی خاص عزازیل علیہ اللعنہ یاد آتے ہیں اگر وہ داخل جہنم نہ ہو گئے ہوتے تو ہم اونسے دہلی کے مسلمانوں اور خصوصا امام صاحب کے اطمینان کے لئے فتوے جاری کرا دیتے مگر خیر وہ غارت ہو گئے تو کیا ہوا اونکا قائم مقام حضرت "مبتلائے حیرت" آجکل دہلی میں مقیم ہو چکا ہی چاہیے اون سے فتوی لیلے۔ بہرحال اس مبارک کام میں دیر نہ کرنی چاہیے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ در کار خیر حاجت [illegible] استخارہ نیست۔ عجب نہیں جو حضور ملکہ معظمہ تمام اراکین کیلئے قیصر ہند کا تمغہ (جو ابھی بنایا جانا ہے) عطا فرماویں۔ اور امام صاحب کو خلعت فاخرہ سے سرفراز فرماویں اور عجب نہیں جو ہمکو امام اعظم کا خطاب بھی مل جائے اور یہ بھی عجب نہیں کہ خلعت گرانبہا کے [illegible]

اب بھید کھلا ہو

چین میں جو آجکل طوفان بے تمیزی کا زور ہو رہا ہے اسکی نسبت طرح طرح کے شک ہے کہ جب چینی سلطنت مین یہ قوت نہی کہ دو دل یورپ پیدا [illegible] کر سکے تو پھر بلوا [illegible] کی یہ کب مجال ہو سکتی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں کے مقابلہ مین کھڑی ہو جائے۔ اسکے شور و شر کی نسبت جب [illegible] نے سیکڑوں مراقبے کئے تب یہ راز کھلا کہ یہ درحقیقت ہمارے دشمنوں کی سازش تھی جو [illegible] میں باغیوں نے لوٹ مار شروع کردی اور بیچارے پادریوں کا مار کے بھرتہ نکال دیا۔ اس فساد کی اصل وجہ یہ ہے کہ تمام [illegible] ہماری گورنمنٹ عالیہ کے اثر میں آیا ہوا ہے۔ وہاں تمام عمل دخل اسی کا ہے۔ اسکے علاوہ ریلوے سلسلہ میں برٹش ملازم ہزاروں ہیں۔ [illegible] بھی [illegible] بڑا بھاری اثر تھا۔ اس وجہ سے برٹش کے بہت سے مشکل کام بسہولت کیساتھ نکل گئے تھے۔ روسی اور فرنچ رشک و حسد کے مارے پیچ و تاب کھاتے تھے۔ وہ کسی خاص موقعہ کی تاک میں تھے۔ اب [illegible] نے ہماری گورنمنٹ کو دیکھا کہ ٹرانسوال میں لڑتے لڑتے تنگ آ گئی [illegible] اور [illegible] قبضہ ہو جانیکو [illegible] فتح سمجھ لیا ہے [illegible] ہیں [illegible] اسلئے ان دونوں سلطنتوں نے [illegible] کی [illegible] میں سے ایک فرقہ [illegible] نامی کو [illegible] دیا۔ پھر تو وہاں [illegible] شور [illegible] کے لیئے وہ اودھم مچائی کہ خدا کی پناہ گرجا [illegible] کو توڑ ڈالا۔ پادریوں کو [illegible] ذبح کروالا۔ یہ بلوہ اس مصلحت سے کرایا گیا کہ [illegible] سلطنتوں کو بھی دخل دینے کا [illegible] تو [illegible] ایسا ہی ہوا کہ [illegible] سلطنت [illegible] رعایا کا نقصان ہوئیگا اور [illegible] انتظام [illegible] سب سے زیادہ [illegible] روسی فوج بھی [illegible] ہزار روسی سپاہی تو [illegible] میں تیار ہے اور [illegible] ہزار [illegible] چلا [illegible] خبر ہے کہ چین [illegible]

اب آنکھ کھلی

چینی سلطنت پر جب چاروں طرف سے یورش ہی ہو گئی تو اسکی آنکھیں کھلیں۔ غیر سلطنتوں نے جو اپنی فوجیں بھیجی ہیں گو کہ بظاہر ان کا یہی منشا ہے کہ [illegible] کے فساد کو رفع کریں۔ مگر درحقیقت انکی نیت بد معلوم ہوتی ہے کیونکہ چینی وزیر لاکھ دہائی دیتا ہے کہ خدا کیلئے تم معاف کرو ہم اپنی ہی فوج سے سب بندوبست کرلینگے مگر کوئی نہیں سنتا۔ فرنچ۔ روس۔ امریکا۔ جاپان۔ برٹش غرض ہر سلطنت کی فوج چلی آرہی ہے۔ ان بے تحاشا حملوں سے سوا اسکے اور کیا سمجھا جائے کہ سلطنت چین کے تکا بوٹی کرنے کا ارادہ ہے۔ بس خیال سے اب سلطنت چین نے ذرا آنکھیں کھولی ہیں چند [illegible] کے باشندے لے کر سب کھڑے ہوگئے ہیں۔ پیکن کی حفاظت کیلئے اس وقت ایک لاکھ فوج تیار ہوئی ہے۔ شہر کے دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ پیکن کے گرداگرد بڑی بڑی کھائیاں کھودی جارہی ہیں۔ فصیل پر بڑی بڑی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ چینی سلطنت بھی کیل کانٹے سے درست تو ہو گئی ہے مگر وہ کس کس کا مقابلہ کریگی۔ یاجوج ماجوج کے دلدے کو بھلا کون روک سکتا ہے۔ ایک عرصے سے سلطنت چراغ سحری تو ہو ہی رہی تھی مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ اسکے تو دو چار ہی [illegible] صبح ہو جائیگی۔ اس وقت اگر اسکی کوئی پولیٹکل چال چل گئی تو شاید کچھ حصہ برائے نام باقی رہجائے ورنہ اسکا نام و نشان بھی صفحہ ہستی سے مٹ جائے تو عجب نہیں۔ اب تو کوئی صورت اسکے بچاؤ کی اسکے سوائے نظر نہیں آتی کہ وہ اپنی سلطنت کا تمام انگ ماکنگ ہماری گورنمنٹ عالیہ کے سپرد کردے۔ اور یہ [illegible] الگ ہو جائے [illegible] خورش [illegible] حساب کم و بیش [illegible] پھر برٹش گورنمنٹ سب سلطنتوں کو [illegible] ادھر ادھر [illegible]

فتح پر فتح

اسمین تو کسیکو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کو جنگ ٹرانسوال میں عظیم الشان فتح حاصل ہو گئی کہ جسکی خوشی میں تمام ہندوستان میں فتح کے باجے اڑ گئے۔ ناچ رنگ کے جلسے ہوئے۔ یار لوگوں کی مرغن دعوتیں ہوئیں۔ تمام انگریزی دفاتر میں ایک روز کی عام تعطیل رہی۔ چونکہ اسکے لیے اسقدر مسرت ظاہر کی گئی اسلئے لوگوں کو یقین دلانے کیلئے ہم اسکی نسبت بڑے زور شور کیساتھ کہہ سکتے ہیں۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ [illegible] ہمیں تو [illegible] بھی کوئی [illegible] پر بھی قبضہ ہو گیا تو پھر [illegible] کیسی [illegible] آج فلاں مقام پر ہمارے اتنے افسر [illegible] بندوق لگنے۔ آج اتنی فوج مارگئی۔ آج اتنے افسر گرفتار ہو گئے۔ آج اتنے بہادر عدم آباد کو چل بسے

کمبخت فوج ابھی آفت کے پتلے ہیں۔ اپنی جہالت سے کسیطرح باز ہی نہیں آتے۔ اور انہوں نے جو دیکھا کہ برٹش گورنمنٹ کی فتح کا تمام زمانہ میں نقارہ بجگیا تو انکو بھی جوش آگیا۔ اور بھوکے بنگالیوں کیطرح ہماری بہادر [illegible] فوج پر ٹوٹ پڑے ہے۔ ایک فتح تو انہوں نے [illegible] کے قریب حاصل کرلی۔ اور ایک [illegible] مگر خیر یہ معمولی سی ہے اسکی تلافی تو ہماری بہادر فوج بہت جلد کر دیگی لیکن دوسری فتح جو [illegible] میں [illegible] نے حاصل کی ہے وہ بڑی بھاری ہے [illegible] کی پوری پلٹن [illegible] مقتول و مجروح کا کوئی [illegible] نہیں۔ اسکا اندازہ [illegible] کرلو۔ اسکے علاوہ [illegible] ہماری ایک [illegible] پر بھی قبضہ کر لیا اور سامان رسد [illegible] اور [illegible] ہاتھ آگیا۔ تین ہزار [illegible] مگر اچھا ہوا کہ سامان کو [illegible] ساتھ نہ لیجا سکے واسطے ان [illegible] دکھادی گئی [illegible] نقصان [illegible]

ہم علاوہ جو [illegible] مختلف مقامات میں ہمارا نقصان ہوا ہے۔ ہمارا ہی [illegible] ہے [illegible] خدا کا کہ فتح کے بعد بھی [illegible] کے اندر [illegible] تو [illegible] گئے [illegible]

یہ اور بلا نازل ہوئی

یارو یہ سن سن کے ہم بڑی پریشان ہین کہ جہان تہان ہماری ہی بہادر فوج محصور ہو جاتی ہے۔ کوئی کہ یہ تو بتاوے کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے۔ ہماری فوج کیا لنگڑی لولی ہوتی ہے یا ہماری فوج کے پاس ہتھیار اچھے نہین ہوتے یا ہماری فوج کا گولہ بارود جلد ہی "خلاص" ہو جاتا ہے یا ہماری بہادر فوج کا دل تنہا سا ہے۔ یا ہماری بہادر فوج جو ناز و نخرے کے ساتھ پرورش پاتی ہے اسوجہ سے وہ نامناسب سختیون کو برداشت نہین کر سکتی یا اوس نے واقعی اس پورٹ شل کو اپنا دستور العمل بنا رکھا ہے کہ جبتک کوئی سر جھکائے پٹتا رہے اور خوب پٹتی رہو اور جب وہ مارنے کے لئے ہاتھ اوٹھائے فوراً بھاگ جاؤ۔

جہانتک غور کرتے ہین ہماری بہادر فوج مین کوئی مفتوحین سے کوئی صفت نہین پائی جاتی۔

اسی وجہ سے ہم کو پوچھنا ہے کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے کیا دشمنونکی فوج ہماری فوج پر کچھ جادو کی ڈالدیتی ہے یا منتر پڑھ کے پھونکدیتی ہے جس سے اوسکے ہوش و حواس گم ہو جاتے ہین۔ اور وہ گھبرا کے دشمنون کی قید قبول کر لیتی ہے۔ غالباً کوئی ایسی ہی وجہ ہو گی ورنہ ایسی بہادر فوج کب کسی کے اڑنگے مین پھنس سکتی ہے۔ جنگ ٹرانسوال مین کئی مقام پر اسکو وحشی ڈچون نے گھیر لیا اور ایسی بری طرح پیسی دا اسکا حال زار سن سن کر رقت طاری ہوتی تھی بیروہا کی تو نسبت لوگ یہی خیال کر سکتے ہین کہ وہ اگرچہ وحشی ہے۔ غیر مہذب ہے۔ جنگ و جدل کے لوازم اوسکے کام کے نہین تاہم قواعد دان تو ہے۔ گو کہ ہماری بہادر فوج کے مقابلہ مین اس کا کچھ بھی حقیقت نہین مگر خیر کچھ تو اصول جنگ جانتی ہے۔ جسکی وجہ سے اون وحشیون نے ہماری فوج کو

دھوکہ دہی دیکے پھانس لیا

ہماری بہادر فوج رہی مردانگی دکھلانے کے خیال مین کہ پہلے دشمن کا حوصلہ پورا ہو جانے دین پھر ہم اپنی تہذیب و تعلیم کا کرتب دکھائین۔ مگر دشمن مرد میدان جنگ بھی [illegible]۔ آ کر اوسکو غافل پا کے یونہی پھانس لیا۔

خیر جی ڈچونکی نسبت تو ہمنے یہی سمجھ کے اپنا دل ٹھنڈا کر لیا مگر بلوہ شانٹی کے متعلق ہم کیا سمجھ کے اپنے دل کو سمجھائین کہ ایک تو وہ باغی بالکل وحشی اور دوسرے قوانین جنگ سے بالکل نابلد غضب خدا کا کہ اوسکے اڑنگے مین بھی ہماری بہادر فوج پھنس گئی۔ او جیسی بھی ایسی بیدھب ہے ارے خدا کی پناہ۔ بقول شخصے زلف کے پھندے مین دل ایسا گرفتار ہوا کہ چھٹنا دشوار ہوا الغرض باغیون نے ہماری معصوم فوج کو چارون طرف سے گھیر لیا۔ ظالمون نے دانہ پانی تک بند کر رکھا ہے۔ اور وہ ہین ایسے وحشی کہ ہماری فوج جو اونکو چھوڑانے جاتی ہے اوسکو بھی وہ اونکے پاس نہین پھٹکنے دیتے چنانچہ پچھلے ہفتہ ایک فوج بڑے جوش و خروش کے ساتھ گئی تھی اون نامعقولون نے اوسپر اس بری طرح یورش کی اور ایسے بے کینڈے حملے کئے کہ اوسکے اوسان باختہ کر دئے۔ غالب تو ہماری ہی فوج رہی مگر کسی خاص مصلحت سے آگے نہ بڑھی تہذیب کے ساتھ منہ پھلا کے سینہ تانے قدم قدم پیچھے ہی لوٹ آئی۔

اس ہفتہ مین محصور فوج کے متعلق جو خبرین آئی ہین اوس سے سخت پریشانی نکلتی ہے۔ فوج کا منل بہت تیلا ہو گیا ہے۔ خوراک نصف کر دی گئی بارود وغیرہ تو بہت ہی کم ہے اندیشہ ہے کہ سپاہی کہین

بارود نہ پھانک لین

مثل مشہور ہے کہ بد کا مرتا کیا کرتا۔ اگر خدانخواستہ ہمارے بہادر سپاہیون کو بھوک نے بیتاب کر دیا تو وہ بارود کے دانون کو [illegible] کے پھانک نہ بیٹھین اوس وقت بڑی دقت ہو جائیگی۔ گو کہ اوس بارود سے بھی تو پین تو بڑی زور شور سے آواز ہو ہی گی۔ اور عجب نہین جو اون آوازون دشمن بھی دہل جائین مگر ایسی عارضی دھمکی سے کیا کام چل سکتا ہے گورنمنٹ کو چاہئے کہ بہت جلد فوج مدد کو بھیجے۔ اول تو فوج خدائی دی ہمارے [illegible] اور اگر جنگ ٹرانسوال سے [illegible] بالفعل کچھ اوس مین کمی آ گئی ہے تو گورنمنٹ کو چاہئے کہ جنگ ٹرانسوال کو بالفعل ملتوی کر دے اور ادھر سے نئی فوج مین [illegible] اشانٹی کے باغیون کی ایسی خبر لے کہ وہ کیا [illegible] انکی پیڑھی بھی قیامت تک یاد کرین۔ جنگ ٹرانسوال کو روک کر اون کی خبر لینے کے لئے ہم اسواسطے درخواست کرتے ہین کہ ٹرانسوال کی حکومت ہے اگر ہماری فوج نے آہستہ آہستہ مقابلہ کر کے مہینے لگانے مگر اوس فوج کو مقابلہ مین زیادہ عرصہ تک ٹھہرنا سخت ندامت کی بات ہے۔ علاوہ ازین اگر خدانخواستہ غفلت کی جائیگی تو باغیون کی تعداد جلد بڑھ جائیگی۔ اس وقت جب وہ پکا سنبھلے ہتھیار میدان جنگ مین لا سکتے ہین تو چار مہینے بعد تو وہ ادھر ادھر سے [illegible] کر دو لاکھ لا کھڑا کرین اوس وقت بڑی مصیبتون کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اور پشیمانی کے سوائے کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ ابھی سے اوسکی روک تھام [illegible] بہتر ہے۔

غضب تو یہ ہے کہ اون ظالمون کے پاس لڑائی کے سامان بھی معمولی یا پرانے فیشن کے یا زنگ آلودہ نہین بلکہ عمدہ آلات حرب ہین اور بندوقین جلد فیر کرنے والی ہین۔ یہ جو [illegible] اون [illegible] کا قصد کسیطرح فروبستن ہوتا۔

اب بھی نہیں مانتے

ڈچونکو پہلے تو ہم وحشی سمجھتے تھے مگر اب ہمکو - نیم چیپل بڑھ - سب کچھ سمجھنا پڑا - اس وحشت کا بھی کچھ ٹھکانا ہی - باوجودیکہ ہماری بہادر فوجنے مارتے مارتے ونکو ادھموا کر دیا مگر انکی شرارت - فطرت - جہالت کسی طرح نہیں جاتی - معلوم نہیں انکا خمیر کس مٹی سے بنا ہے - ہندوستان کے اگلے لوگ تو اس مثل کو اپنا دستور العمل سمجھتے تھے کہ جان جائے پر آن نجائے مگر اب ایسے اکھڑ مزاجون کا نام نشان ہی نہیں - زمانہ کی ہوا کچھ ایسی پلٹی کہ ہندوستانیون کا تختہ ہی اولٹ گیا - جوش خروش - غیرت حمیت - سب خاک مین مل گئی - اگر کبھی کوئی خاص موقعہ ایسا ہی آیا کہ بزرگون کی لاج رکھنے کے لئے انھون نے جھٹر جھڑی بھی لی تو بس ایسی جھینپ بکرا جوش مین آکر کان پھڑ پھڑاتا ہی اور ماتھا پھوٹ جانے کے خیال سے سر کھجوڑا کے رہجاتا ہی -

جب ہندوستانی دال کا پانی ہو گئے تو پھر سمجھ مین نہین آتا - کہ ڈچون مین ایسی بہادری کہان سے گھس پڑی ہی - جو مار پر مار کھائے جاتے ہین مگر اڑیل ٹٹو کی طرح میدان جنگ سے نہین ہٹتے - گو کہ اب بچہ بچہ اس بات کو سمجھ چکا کہ ڈچ کسی طرح بھی برٹش قوت سے برسر نہین آسکتے مگر اونکو دماغ مین خدا جانے کیا خلل کر گیا ہے کہ سمجھ ہی مین نہین آتا - ہماری بہادر فوجنے ایکو ہمسکے بعد اگلا پچھلا زور لگا کے اونکا تخت بھی اوندھا کر دیا - مگر ڈچ او ٹئی سمجھ والے ابھی تک اپنے تخت کو سیدھا سمجھ رہے ہین - ہم تو سمجھی تھے کہ وہ اپنا تخت اولٹ جانیسے ضرور اولٹ پھیر مین پھنس گئے ہونگے مگر وہ تو ایسے بے سُرے ہین کہ ذرا بھی اوتار چڑھاؤ کا خیال نہین - نہ تم کسی نے مانند ہمارے ڈھول کبھی مین لہان ڈراے جاتی ہین پھر تو یہ کر

ہمت ہو تو ایسی ہو

ہماری بہادر فوجنے اپنی شجاعت کے جوہر دکھانے مین کوئی دقیقہ نہین اوٹھا رکھا - اور اپنی ہمت کا ایسا ثبوت دیا کہ کسی یورپین سلطنت کی فوج نے ایسا ثبوت نہین دیا - دشمنون نے اس کو اکثر خطرناک مقامون مین پھانس لیا مگر یہ اپنی ثابت قدمی پر اڑی رہی اور دشمنون کو ایسی ناک چنے چبوائے کہ اونھین کا دل جانتا ہو گا - تمام دشمن برنر برنز کرتے پھرے مگر ہبھی ہم تو پھر یہی کہین گے کہ **ہمت ہو تو ایسی ہو** اپنی فوجکی تعریف تو ہمپر بہر حال فرض ہی اسواسطے اونکی ہر حرکت پر اوسکی ہو یا اوندھی - آڑی ہو یا ترچھی بیساختہ ہماری زبان سے مرحبا نکل پڑتا ہی - مگر ایمان کی تو یہ ہی کہ جب چشم انصاف سے ہم نامعقول ڈچونکی بیہودہ حرکات کو دیکھتے ہین تو بے اختیار دل سے بھی مرحبا کیا صدا بلکہ چیخ نکلجاتی ہی - اور مجبوراً یہی کہنا پڑجاتا ہی کہ ہمت ہو تو ایسی ہو - ہماری بہادر فوج جو اتنے عرصہ تک میدان جنگ مین اڑی رہی یا اپنی کثرت اور گورنمنٹ کی ہمت اور جنگی قوت پر - فوج دیکھی جائے تو وہ یاجوج ماجوج کی تعداد سے بھی زیادہ ہتھیار دیکھے جائین تو وہ بھی بیشمار اور ہر خوبی میں کہ ایک سے ایک بڑھکر - ڈچونکی حالت اگر دیکھی جاتی ہی تو اونکی اون نامعقول حرکتون پر جو اندھیرے اوجالے اور بے پوچھے گچھے ہماری بہادر اور مہذب فوجکی خدمت مین کر بیٹھتے ہین بجائے غصہ کے بے اختیار ہنسی آجاتی ہی - وہی مثل ہے کیا پدی کیا پدی کا شوربا - نہ کچھ فوجکا ٹھکانا نہ سامان رسد کا ٹھیک - نہ ہتھیارونکا بندوبست مگر پھر بھی وہ مقابلہ مین اڑی ہے اور ابھی اڑی رہینگے تاہم گورنمنٹ نے تو ہمکو فتح کا مژدہ سنا دیا اگر ہم بہر حال جرم ہین کہ پھر یہ گھیر گھاری کیسی سگو گورنمنٹ ہی ہمکو بتا دو کہ آخر

یہ فتح کیسی ہے؟

وہی گپ شپ وہی شور و شر وہی بھاگ دوڑ وہی ٹھوٹ ٹھان وہی جوش و خروش وہی گہما گہمی وہی ہاؤ شپ بقول شخصے دیا بھی تیل چڑھنے مین ترا س سے کیا ہوا اوڑھ صدو ؛ وہی گھڑ گھڑ وہی جون چون جو آگے تھی سو اب بھی ہے ؛ اس فتح کا مژدہ سنتے ہی ہمارے دل کنول کے پھول کی طرح کھل گئے تھے یہ خیال کیا تھا کہ بہت روز ہم اپنی بہادر فوج کی پریشانیونکا حال سنتے رہے - ڈچونکی نامعقول حرکتوں پر بہت کچھ پیچ و تاب کھانا پڑا - بہت روز یہ جانکاہ خبرین اور قیامت خیز واقعے دل پکڑ پکڑ کے سنے کہ آج فلان افسر کا واکھو ٹھٹی گیو آج فلان افسر کا واکیعہ ٹھٹی گیا - آج فلانی پلٹن ہڑپ آج فلان رسالہ غائب - آج بڑی بھاری جنگ ہوئی ہمارے دو بہادر کام آگئے - آج بڑے زور شور کا معرکہ ہوا ہمارے دو ڈھائی سپاہی اڑنگ گئے غرض ایسی خبر دنسی ہمارے اوسان باختہ ہو گئے اس فتح کی خبر سنکر ہماری ہوش ٹھکانے لگے تھے اور سنتے ہی جوش مسرت سے بیساختہ زبان سے نکلگیا تھا کہ بعد مدت کے ہی "برٹش" کا لقب اچھا گا ؛ توپ - بندوق ... تلوار مبارک ہو وے ؛ مگر اب جو ہم واقعات پر غور کرتے ہین تو بس خالی ڈھب ڈھب نظر آتی ہی - پریٹوریا مین داخل تو بیشک ہم ہو گئے - لیکن اگر اسی کا نام فتح رکھ لیا گیا تو پھر اب ہم کو ایسی خبرین کیون سنائی جاتی ہین کہ جنسے ہمارا دل دھڑ کنے لگتا ہی کلیجہ پھڑ کنے لگتا ہی نبضین ٹھنڈی پڑ جاتی ہین - دشمنون کو ہنسی کا موقعہ ملجاتا ہی - اور خواہ مخواہ بھی یہ سوال پیدا ہو جاتا ہی کہ گورنمنٹ ہی بتائے آخر یہ فتح کیسی ہے کاش گورنمنٹ ہمارے حال پر رحم کرے اور اب سوائے فتح کے کوئی خبر نہ دے - ہم تو بس **اپنی** فتح چاہتے ہین ؛

معرکۂ آسمانی

تاوان کے نکلنے سے طاعون ہوگیا
کمبخت ہر گلی میں ٹیلیفون ہوگیا

گلدستۂ ہمیشہ گلزار حضرت میاں مسٹر پنچ دام خوشبو یا تحکم بعد ادائے آداب و کشش قدم بوسی لیٹنے کے عرض یہ ہے کہ جہان تک ہو سکے ذرا کان کا پھاہا نکال کر سو جگئیے۔ مگر یار میرے پنچ کی ارواح بھی بچانا۔ ورنہ جو بولا کر کمبخت بھوت کیطرح سر ہوں گے۔ اجی توبہ کیجئے۔ آپ مسلمان ہو کر ایسا فرمائے ایجناب کو وہ وہ دعائیں یاد ہیں کہ اگر ایکبار پڑھ کر پھونک دوں تو پھر آدمی کا کوا ٹنگ غائب غلہ ہو جائیں حضرت یہ نہ فرمائیے۔ بلکہ جسکی اور کمبخت موجود ہیں۔ یہ دو شیطان نہیں لاحول ہے جسکا کوڑا بھی چھو جائے تو پھر تو صرف لاحول ہی کا سہارا ہے۔ اور اوسکی آپ آنکھیں ہیں حضرت میری علمیت جس سے کہ سوں کیا میں نے فرسنگوں کمبختوں کا پتہ نہیں لگتا۔ آپ ہی یاد کر کے وقت ضرورت کام میں لائیے۔ بارہا آزمودہ ہے۔ اور اب آزمودہ را آزمودن جہل ست کا مصداق ہوگا۔ یقین جانئے۔ قسم پنچ بہادروں کے ادھر رو ایان علیظ کی۔ ذرا ناک لگا کر سنئے گا۔ اور پیر کا ہاتھ میں لیکر مستعد ہو جائیے۔ اگر سایہ تک نظر آئے تو چھپاچھٹ پٹاپٹ ساڑھے باون بار معہ سم کر ناکے زمین پر رسید کیجئے۔ اور اندر حصار کے ہو جائیے۔ پھر ملاحظہ فرمائیے کہ امن ہی امن ہے۔ دعا یہ ہے:۔

اگرم سایہ دیدم پیر پنچیان پاپوش خود را
در دست چپ گرفتم و نہ دم بر نہ مین
ساڑھے باون بار واندر حصار شدم من
باشد یا دھڑ ادھڑ یا دھڑ ادھڑ۔ یا
دھڑ ادھڑ و غارت باشد یا پھڑا پھڑ

یاپھڑا پھڑ یاپھڑا پھڑ۔ از مغرب تا مشرق۔ کیوں حضرت بتائیے تو یہ ٹھیکم ٹھیک یا غلطیدن۔ یا بڑے بڑے پولیٹکل آدمی۔ دعا تو معقول ہے۔ اچھا اب مطلب تو فرمائیے۔ کلام کو طول نہ کیجئے۔ فرصت نہیں ہے۔ ہاں یار۔ لاحول ولا قوۃ۔ کمبخت طاعون کو خدا غارت کرے۔ موئیا چرپن سیٹ کے جسکے باعث سے نت نئی باتیں شنیدن کے درمیان کان کے اندر داخل پردہ میں آتی ہیں۔ پرسوں نہیں بلکہ آج سہ دو جیسے آگئے۔ یعنے جواب آئیگا یا جناب علیہ الرحمہ لینے کو خود بدولت بذات خود تشریف کا عزم لیکر چانڈو خانہ کو بہتر کے بیچوں کے درمیان تشریف لیگئے۔ وہاں جا کر کیا۔ یعنی کہاں جا کر۔ تو اس سے آپکے کیا مطلب وہاں جا کر نہیں نہیں صاف بتائیے کہاں جا کر۔ ہاں صاحب وہاں جا کر اب آگے نہ جائیے بہتر یہ ہے کیجئے کہاں جا کر۔ اجی وہیں چانڈو خانہ میں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کا سر دوسرے کا.. ترا۔ اور دوسرے کا سر تیسرے کا.. ترا۔ غرضکہ اسیطرح خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کوئی ایکسو اکیس فی جمع تھے۔ اور ہر ایک دماغ شریف کے پیچھے خانہ سے نئی نئی باتیں اور تذکرے میں لا شخل زٹل اوڑا رہا ہے۔ کوئی ایران کی سیر کر رہا ہے تو کوئی توران کی تازہ واردات بیان کر رہا ہے۔ کوئی میاں بیوی کی سرگذشت کہہ رہا ہے تو کوئی بال بچوں کے واقعات طالبعلمی کہہ رہا ہے کوئی میمصاحب کے کتے کا قصہ چھیڑ رہا ہے تو کوئی دماغ بہکے جنٹلمینوں کی داستان گھڑ رہا ہے کوئی برٹش فوج کی بہادری بیان کرتا ہے تو دوسرا فوج کی نامردی ظاہر کرتا ہے۔ غرض کہ ہر شخص ایک دوسرے کی تردید کر رہا ہے۔ ایک صاحب نے فرمایا کہ ارمان کچھ اور بھی سنا ہے کل نانی جان کے یہاں سے ابا جان کے نام ایک خط آیا ہے جس میں منجملہ اور امورات کے یہ بھی تحریر ہے کہ جنگ ٹرانسوال میں سرکار کا بہت روپیہ خرچ ہوا ہے اسلئے سرکار نے تین کروڑ روپیہ بطور چندہ بانڈ کے ہندوستان سے طلب کیا ہے۔ مگر چونکہ اہالیان ہند نے اوسکے ادا کرنے کی فکر نہیں کی ہے۔ لہذا ع تاوان کے نکلنے سے طاعون ہو گیا۔ بس بھیاں چانڈو میں کھین کردن اور ایک ایک پیسہ کر کے ادا کر دون اور سر کی بلا ٹال دون اتنے میں جو چانڈو نے دہر دبایا تو نگالی جا با ادھگی کے قریب آپکی ناک میں گھس گئی تو آپ چونک کر فرماتے کیا ہیں۔ لیے بے گھسوا دیکھ تو یہ کسی کی آواز کہاں سے آئی۔ ایجناب قہقہا لگاتے ہوئے اوٹھ بیٹھے تو پلنگ پر ساڑھے پندرہ گھگھس کے قریب دستیاب ہوئے۔ گر صبح بھی ہو گئی تھی وضو کر کے نگو نماز اوڑانے ع رنگ لایا ہے ہمارا خواب کیا۔

(ساقی)

ڈلیجیوں کے بابا آدم...... چانڈو پنسوی۔

نقل

(بی وبی جبہ میر شریف حیدر کا منحرف ہی نا بیتے توپ۔)

از --- قیامت نگار --- از --- مرادآباد

خدا جانے کہ کسکی آجکل پیکار میں آئے
کڑی سرپرا اٹھانیکو جو پس ٹوا میں آئے

رفیق آوارہ گردان انیس بیکسان جناب پنچ بہادر صاحب سایہ عاطفت مبسوط باد۔ گر دون سلام جی بیروں لنبی بندگی۔ بیگموں میں لسلی میں ہتھ گستاخی معاف) تسلیمات شست میں رکھکر مارتا ہوں۔ شرف قبولیت میں درج فرمائیے۔ آپ نے عرصہ دراز تک گشت لگایا ادھر گئے ادھر گئے۔ یہ دیکھا وہ دیکھا سیکڑوں نیرنگی فلک۔ فتنہ پرداز۔ لاکھوں ادائے معشوقان غمازہ کروڑوں جان نثاری عاشقان کشتۂ تیغ ناز کسی محبوب خوش ادا کے اپنے چاہنے والے کے ساتھ راز و نیاز کسی عیار علامہ روزگار زمانہ ساز کے کرشمے دیکھے ہونگے

مگر پھر بھی واپس جا کر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ شاید ابھی تک تمام سفر نہیں اور ترتیب۔ یا آجکل جنگ ٹرانسوال کی طرف خیال بٹ رہا ہے۔ یا پیرس کا حال سنا کر منہ میں پانی بھر آیا۔ اور تمام توجہ ادھر مبذول ہو گئی۔ بندۂ خدا وہاں حور و غلمان میں یا حیوانات میں شریک ہو ہی جاتے یا کالا دیو۔ جام ہے یا زہر کا پیالہ۔ پھر ہلکا کیا۔ تعالیٰ شمسی قلعے آسمان و زمین کے علاوہ تو باقی جوہر و شکل کے ملنے کی ترکیب تباہ سلاح و ماہ و دولت و صرف مطلب کی دوات سکتے ہیں۔ اگر فرمائے تو وہ ترکیب بتاؤں کہ پیرس تو کیا۔ فرانس کا بادشاہ ہو جائے۔ کیوں تو کیا تباہی دوا۔ نہیں نہیں مفت نہیں بتاتے۔ لیکن درحقیقت بات مہ یاد ہوں تو لو یاد رکھی ہے کہ آپکی باچھیں کھل جائیں تو سہی۔ مگر خیر تباہی ملتے ہیں۔ آپ بھی کیا یاد کریں گے اچھا سنئے کہ دہلی میں کسی بانس کے پھول خرید کر اونکے گجرے بنائے۔ اور شام کو جامع مسجد کے قاضی کے حوض تک دو ایک چکر لگائے۔ لیجئے پہلی قدمی کی تو چہل قدمی ہو گئی اور گلرویوں کے نظارہ مفت۔ اور ہر ایک ملک اور ہر ایک وضع کے آمد و رفت کا سین الگ۔ اور خرچ خوراک جو پھولوں کے نفع سے حاصل ہو وہ علیحدہ رہا۔ اسکے زیادہ اور کیا ہو گا۔ سو خدا کے فضل سے یوسف جمال ہو مشہور۔ اب اور چاہتے ہو کیا پیری ہو چلے گئے۔ اچھا لا او ستاد کیوں کیسی کہی۔ پیارے ناظرین! اب ذرا انصاف سے کہنا کہ حسب تحریر وقائع نگار صاحب پیرس مطبوعہ پنچ بہادر صفحہ ۹ مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۰۰ کون دقیقہ باقی رکھا۔ جو سچ پوچھو تو اینجناب آمدنی کی مد اور زیادہ بتائی ہے تاب پیرس اور کسبات میں فوق رکھتا ہے یہی تاکر دارالخلافہ فرانس ہے۔ اگر یہی بات ہو تو زمانہ سلف میں دہلی بھی خاندان مغلیہ تک ہندوستان جنت نشان کا پایہ تخت رہی۔ اگر ہاں صاحب موصوف پیرس میں آزر علیہ السلام سے ملنا کوئی ذریعہ بتاتے تو ہم نہ دل سے شکریہ (اسکا کریم) ادا کرتے اس تحریر کی بابت داد دیتے

اور اگر یونہی کسی کو بادیہ گردی منظور ہو تو جناب ضلع گوڑگانوہ میں آکر امیدواران پٹواری میں نام درج کرائے کہ چار ماہ تک جنگلوں کی خاک اڑائے۔ جریب کھینچتے کھینچتے اور بادیہ گردی کرتے کرتے مجنون کی طرح پیروں میں چھالے پڑ جائیں۔ پھر بھی انجام یہ ہو کہ امیدی امیدی میں مثل فرہاد جان شیریں جائے۔ مگر عہدہ پٹواری ہاتھ نہ لگے ترقی کرنیکا تو ذکر کیا ہے لیکن خضر علیہ السلام اس چشمہ حیات کی راستے خضر بنجائیں تو عجب نہیں کہ جان بچ جائے۔ گوہر مقصود ہاتھ آئے۔ ورنہ تاحین حیات ترشش کس نمبر پر کھڑا کون ہو۔ مگر اس امید موہوم پر بھی باوجودیکہ ۶۰ امیدوار سابقہ پاس شدہ موجود ہیں ایکے ۱۲۰ طلبا ورنیکلر مڈل پاس شدہ۔ سرٹیفکیٹ انٹرنس پاس شدہ تک داخل ہوئے ہیں۔ نہیں معلوم کہ ان پٹواریوں کی ترکیب کی کہاں ضرورت ہے۔ یہ تو جناب ٹرانسوال کے بھی قابل نہیں۔ اور جس وقت ۶۰ امیدوار ضلع ہذا میں موجود ہے۔ تو نئے امیدواروں کے اندراج نام کی کیا ضرورت تھی۔ نتیجہ یہی ہوتا نظر آتا ہے کہ یہ بھی مجنونوں کی طرح خاک چھانتے دربدر پھرینگے۔ یا انتظار عہدہ پٹواری میں اختر شماری کرتے کرتے کبھی مردم شماری کے کام آجائیں تو آجائیں۔ ورنہ انشاء اللہ خیر صلاح۔

راقم

ایک امیدوار پٹوار از چھاونی گوڑگانوہ

بقلم (م + م)

گمنام خطوں کی بھرمار

اڈیٹر پنچ بہادر تسلیم۔ اینجناب کے پاس چند خطوط ریاست نابھ کے گمنام پہنچے جس میں سٹیٹ کی خراب نازک حالات درج ہیں۔ اب ہم اون صاحبان کو بذریعہ اخبار اطلاع دیتے ہیں کہ وہ آئندہ ہمارے پاس کبھی گمنام خط نہ بھیجیں اور نہ اینجانب کسی دوسرے کے مضامین اپنی معرفت صحیح اخبار کرا سکیں گے۔ گو مہاراجہ صاحب کا چال چلن کیسا ہی خراب کیوں نہو۔ اور اون کے ظلم سے رعایا کیسی ہی تنگ کیوں نہو۔ اینجانب ہرگز گمنام خطوں پر اعتبار نہ کرینگے۔ خواہ گمنام خطوں کے بھیجنے والے ہمارے ہی دوست کیوں نہوں ہم کبھی عمل نہیں کرسکتے اور نہ خلاف قانون کوئی بات کرسکتے ہیں جبتک کہ ہمارے پاس کافی ثبوت نہو۔ ہمارے نزدیک راجہ صاحب کا انتظام بہت اچھا ہے۔ آپ نے ہر صیغہ کی طرف توجہ فرمائی ہے اور کافی طور پر جانچ کی ہے۔ اور انکے دیکھنے سے مہاراجہ صاحب کی مغزی اور انصاف پسندی کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ملتا معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ان گمنام خطوں کے لکھنے والے شخص ہیں جن اہلکاروں کی کارروائی قابل سزا یا وہ لوگ ہیں جو عملداری کی ... سے ناخوش سے تنگ ہیں یا وہ لوگ ہیں جو جعلی دستاویز بنا کر جھوٹے مقدمے دائر کرتے ہیں اور پھر اونمیں سزا پا جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسے ہی لوگوں کو یہ بات سوجھتی ہے کہ کسطرح راجہ صاحب کی بدنامی ہو۔ اور اگر واقعی دشمن کی یہ تحریر ٹھیک ہے تو راجہ صاحب کو زمانہ کی نیرنگی حالات سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ تاکہ برٹش گورنمنٹ کو کوئی موقعہ مداخلت کا نہ ملے۔ کیونکہ مصرع

لگائے بیٹھے ہیں پھندے جہاں تہاں صیاد

راقم

شیخ زین الدین آفت از بڈہانہ ضلع مظفرنگر

جوش اشتیاق

چلبلاپن ہے نہ شوخی ہے ظرافت کیسی
ہو گئی پنچ بہادر تیری حالت کیسی
لطف مضمون نہ رہا پنچ بہادر تجھ میں
سیدھی سادھی تیری ہوتی ہو عبارت کیسی
آٹھویں دن بھی نہیں شکل دکھاتا ہے تو
بےرخی یہہ تری ڈھاتی ہے قیامت کیسی

تیرے مشتاقوں کا رہتا ہو مری دو پہ ہجوم
جنبش دلوں کو ہو اب تری چاہت کیسی

پرزے ہو ہو کے ورق ہوتے ہیں تقسیم ترے
ہو تبرک تری خبروں کا زیارت کیسی

قابل قدر ہیں وہ جو ہیں ترے نامہ نگار
ہے عیاں اونکے مضامین سے لیاقت کیسی

اپنے معمول پہ جب تو نہیں آتا ہے پنچ
دل نادیدہ کو ہوتی ہے خجالت کیسی

پہنے تعریف کے پردہ میں کہا مطلب دل
اے سمجھے کوئی ہوتی ہے شکایت کیسی

تیرا اخبار ہے شمشیر برہنہ فتح
میرے اللہ نے دی تجھکو شجاعت کیسی

لم لکھنے کو تو لکھوں مگر عادت کے خلاف
رہا ہے مجھے دل آج ہدایت کیسی

کیوں نہ جل جائیں نہ در رشک حسد مشتاق
پنچ کی فضل خدا سے ہے اشاعت کیسی

ریچ مدپ رپ

ہو میسٹر پریوسٹ پنچ ستسلیٹ ۔ اوڈ ڈ ومی ڈو ڈی اہر دانٹ وٹ سے ورش ۔ دی ویٹ لی کیٹ پی میس جی کیس ڈی پوٹ سی ٹوٹ ۔ اینڈ سینڈ ڈوٹ ادو گوڈ پوٹ ۔ پنچ پنچ کسوٹ ۔ ٹوم شوم کوم پوم لوم ٹوم ۔ فیڈ فوڈ نیڈ ٹوڈ ۔ ڈوڈ ٹوپ ۔ پپ ٹپپ سپ ٹیپ ۔ بلتہ ملتہ ۔ دوپٹہ لیٹوا ماں فلس ٹوپ پنچ متحیر ہیں ہیں ہیں ۔ یا وحشت میان آدمی ہو یا پنچ ۔ بات کرتے ہو کچھ چبا جاتے ہو ۔ کیا معقول تقریر ہے جسکو ہم بھی سمجھے کہ تم عربی ۔ فارسی ۔ ہندی ۔ سندھی ۔ سنسکرت ۔ بھاشا ۔ پنجابی ۔ گجراتی ۔ بنگالی ۔ مرہٹی ۔ چینی ۔ حبشی ۔ لشبتی ۔ ولیتی ۔ کون سی زبان میں کیا واہی تباہی بک گئے ۔

صاحب ۔ یہ ڈوڈوٹ تو انگلش ۔ اچھا ہم اسکا اردو

میں ترجمہ کرتے ہیں ۔ ہم تمسے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اکثر شہروں کے نامہ نگار ۔ راشی اہلکار ۔ ظالم حکام ۔ پولیس کے بیضابطہ کارگذار ۔ رزم کی حقیقت ۔ بزم کی کیفیت وغیرہ وغیرہ سے پبلک کو مطلع کرتے ہیں اہل دلی بھی زمانہ شاہی میں فخر ہندوستان سمجھے جاتے تھے ۔ اور دلی ہے تمام دنیا کے اہل کمال چار طرف سے سمٹ سمٹ کر اپنے ملجے میں نور نظر کی طرح جمع کر رکھے تھے ۔ بقول داغ مدظلہ العالی سہ فلک زمین و ملائک جناب تھی دلی ؛ جواب کا ہیکو تھا لاجواب تھی دلی ۔ اب یہ وہی دلی ہے جس کے نامہ نگاروں کو رنڈیوں کی ہجو یا انکے ملاقاتیوں کی آمد و رفت کی خبروں کے سوا کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہی نہیں ۔ نہ مضمون نگاری ہے نہ رنگین بیانی ہے نہ ظرافت ہے ۔ نہ فصاحت ۔ نہ شگفتہ خیالات ۔ نہ دلچسپ واقعات ۔ نہ پراثر بیان نہ شستہ زبان اگر ہے تو یہ ہے کہ بی فلانی جان کے یہاں میان ڈھیکے خان تشریف رکھتے تھے ۔ کوئی پوچھے پھر آپ فرم ہیں ۔ قلتبان ہیں ۔ حاسد ہیں ۔ رقیب ہیں یا نامہ نگار ع ببرین عقل و دانش بباید گریست شریف ہو کر ایسی بیہودہ ذاتیاں زیب نہیں دیتیں ۔ پنچ بہادر ۔ تمکو چاہیے کہ ان لوگوں کو ضرور فہمائش کرو ۔ کہ تمہاری اس ناشایستہ حرکت پر انگریزی اخبارات کے نامہ نگار خندہ زن ہیں و نیز اخبار جو کسی زمانہ میں مرزا محسن صاحب بہادر دام اقبالہم و نیز دیگر لائق اخبار ہیں متنفر ہیں ۔ اس فعل بد سے تم رنڈیوں کے سنگ در بان مشہور ہو جاؤ گے ۔ تمکو علاوہ ازیں اپنے وطن کی آبرو کا پاس چاہیے ۔ اگرچہ مشہور ہے کہ مکین سے مکان کی زینت ہے ۔ مگر نہیں ۔ اب اس مکان سے مکین کی عزت ہے ۔ تم لوگ منبع علوم و فنون شہر کے دامن شرکت پر جہالت کا دھبا لگاتے ہو ۔

پیرگوشہ نور خستہ تنگ ۔

سوا ق

ایک تازہ ولایت پاجی مچکار

با بدان کم نشین کہ صحبت بد
گرچہ پاکی ترا پلید کند

استاد باکمال رہتباز وں کے گرد کشاں زنجیر پہننے لیے کو تجویز نام خدا کیا ہے مگر دکھی بھیکی تسلیم پیش کرتا ہوں ؛ گر قبول افتد زہے عز و شرف ورنہ دینے ہاتھ سے واپس کر دیجیے ۔ آجکل قحط سالی کہیں اور سے کہ اوٹھ ہی آئینگے ۔ میں اسوقت آپکی خدمت میں ایک ایسی عرضداشت لایا ہوں جسکا آپکو مشتہر فرمانا بعید از ہمدردی ہوگا ۔ یوں تو سب شب کی سیکڑوں باتیں آپکے اخبار گہر بار میں ہمیشہ شایع ہوا کرتی ہیں مگر ایسے چیزی بلکہ بکتی کو بھی اگر آپکا وقت ضایع نہ ہو تو شایع فرمائیے ۔ میں اپنے اس عرضی میں ایک ایسا رزلٹ (نتیجہ) نکالنا چاہتا ہوں جو مفید خاص و عام پڑے ۔ اب ذرا متوجہ ہو کر مضمون مندرجہ ذیل کو گوش ہوش کے ساتھ سن فرمائیے ۔

انسان کو ہمیشہ وہ رستہ اختیار کرنا چاہیے جو ہر دلعزیز ہو ۔ اور جس میں نیک وبد اچھے برے کی تمیز ہو پس وہ سبیل جس سے کہ ہم منظور خلائق ہو سکتے ہیں ۔ صحبت صالحان ہے ۔ اگر ہم یہ خیال کرکے جیسا کہ بعض شخصوں کا مقولا ہے کہ کوئی شخص زہر چکھنے سے نہیں مرتا بلکہ کھانے سے مرتا ہے ۔ خواہ کیسے ہی زیرک ہوں اور انکے امورات سے تعلق مطلق نرکھیں لیکن جب اون کے ساتھ راہ و رسم اختیار کرینگے تو بدنام ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ یہ مثل بہت درست و بجا ہے کہ بد اچھا بدنام برا ہے ۔ بدنام کون شخص ہے جو کہ صحبت بداں اختیار کرے ۔ ننگ و ناموس عار کرو خواہ انکے کسی کاموں سے کسی قسم کا تعلق نرکھتے ہو ۔

انسان کیسا ہی پارسا بنے اور ہو بھی۔ لیکن وہی اگر
قمار خانہ میں جائیگا تو عوام الناس کا کیا خیال ہوگا جب
ہی تو یہ ذات شریف بھی گویا تیاپانچا کرتے ہوں گے۔
ڈاکوئی حضرت اندر کل لا ہو د و جادو گری و ہلی کی سیر کریں
تو لاکھ کوئی اُن کو مرد صالح کہیگا کبھی بھی نہیں۔ اول
تو یہ ممکن ہی نہیں کہ بد صحبت کا اثر اپنا رنگ نہ لائے
پارس کیا پارسا کا باپ بھی ہو تو بھی دھوکا کھا جاتا ہے
کبھی نہ کبھی بدمعاشوں کے دم میں آجاتا ہے۔ بری
صحبتوں سے اچھے اچھے خاندان بگڑ گئے۔ بڑے بڑے
راجہ مہاراجہ تباہ اور بدچلن مشیر کاروں کی صحبت سے
تہ و بالا ہو گئے۔ جیسا کہ زمانہ قدیم میں جہانگیر و محمد شاہ
وغیرہ اور زمانہ حال میں نواب لکھنؤ وغیرہ۔ یہ بری صحبتوں
کا نتیجہ ہوا۔ جہاں اونہوں نے موقع پایا اسوقت سلطنت
کو بالائے طاق رکھ عیاشی و شراب خواری کی یہ مصرع
پڑھکر شراب پی ع این دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی
اگر انکے مشیر کار نیک و صالح ہوتے تو انکو یہ برے دن نہ دیکھنا
پڑتے۔ سعدی صاحب یہ فرماتے ہیں سے پسر نوح
با بدان بنشست؛ خاندان نبوتش گم شد؛ سگ
اصحاب کہف روزے چند؛ پئے نیکان گرفت مردم
شد؛ و ذرا غور کا مقام ہے کہ جب ناپاک چیز وہ بھی
حیوان صحبت نیکان سے آدمی کہلائے اور معزز سمجھا
جائے پھر انسان جو اشرف المخلوقات مانا گیا ہے صحبت
صالحان سے کیوں نہ فرشتہ سیرت ہو جائیگا۔ اور کیوں
نہ اعلیٰ مراتب پائیگا۔ میرے مضمون مندرجہ بالا کے
بک بک کرنے کی یہی غرض تھی جسکو میں اب بیان کرتا
ہوں یعنے ادنیٰ تعلیم والی نیک فقلاء حکما کی ہی توجہ تھی
کہ وہ بچپن میں تعلیم و استاد صالح نہ پاتے ہیں۔ علاوہ تعلیم
کے نیک چلن بھی بن جاتے ہیں ورنہ تعلیم بہ نسبت صغر سنی
کے سن بلوغت میں اچھی ہو سکتی ہے کیونکہ انسان اپنی
بھلائی و برائی کو سمجھنے لگتا ہے۔ اور ہر فہم و ادراک بھی
پیدا ہو جاتی ہے پس بچپن ہی میں تعلیم دلانے سے
یہی اصول نکالا گیا تھا کہ وہ اول ہی نیا صحبت مرد صالح
اختیار کریں تاکہ جب صاحب فہم ہوں بری عادات و
بری صحبت سے پرہیز کریں۔ فی زمانہ نوجوانوں کا استاد
ہو جانا۔ اور ساو بنگاروں کے ایک گروہ کثیر کا تعلق بھائی
کے ساتھ حکومت یا ان لڑکوں کے واسطے ایک برا اثر
پیدا کرتا ہے۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ زمانہ کی خوبی ہے جو
آجکل کے لڑکے گستاخ اور آزادی پسند ہیں میرا خیال
ہے کہ یہ انہی ابتدائی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جہاں
کسی شخص نے ۱۵-۱۶ یا ۱۷ برس کی عمر میں مڈل پاس
اُردو زبان میں کیا اور اونکو مدرسی دیدیگئی تو کیا
ایسے کم عمر شخص کا رعب لڑکوں کے دل پر اپنا اچھا اثر
پیدا کر سکتا ہے۔ بقول شخصے ع آن خویشتن گم است
کرا رہبری کند۔ ابھی خود ہی اسکی مزاج سے لڑکپن
نہیں گیا تھا۔ کہ وہ معلم ٹھہرا۔ تو کیا کوئی ذی عقل یہ بات
کو خیال کر سکتا ہے کہ اسکی تعلیم خصوصاً ابتدائی۔ لڑکوں
کے واسطے مفید پڑیگی۔ ہاں یہ تو ضرور ہوگا سے گر ہمیں
مکتب است و این ملا؛ کار طفلان تمام خواہد شد۔ ایسی
تعلیموں کے نتیجے ظاہر ہوتے جاتے ہیں کہ عموماً طلبا
آزادی پسند اور بدچلن ہیں۔ اور آئندہ اس سے بھی
زیادہ ابتری پھیل جائے تو عجب نہیں۔ میرے خیال میں
اگر گورنمنٹ یہ شرط قرار دیدے جیسا کہ اور ملازمتوں
کے واسطے ہے کہ ۲۰ یا ۲۲ برس کے بعد جگہ دیجائیگی۔
ایسا ہی مدرسی کے واسطے بھی شرط قائم کردیجائے۔
کہ ۲۵-۳۰ سال سے کم عمر والے کو مدرسی نہ دیجائے تو بہتر
ہوتا۔ اکثر مجرد نوجوانوں کے مدرس ہو جانے سے ایسے
برے نتیجے پیدا ہوئے ہیں جو ناگفتہ بہ ہیں۔ اگر کہا
جا سکتا ہے تو صرف اتنا ہی کہ ع عاقلان را اشارہ کافی
است۔ میں امید کرتا ہوں کہ جناب اڈیٹر صاحب بھی
ناچیز کی اس حقیر رائے کو بذریعہ اپنے اخبار گہربار کے
حکام سررشتہ تعلیم کے مزید گوش گذار کر دینگے۔ اور کم
از کم اسکا کچھ نہ کچھ انسداد ہو ہی جائیگا۔ ورنہ ہمکو
قلم کھلا صاف کہنا پڑیگا کہ تعلیم سکول بدچلنی۔ بداخلاقی
اور بیشرمی کا گھر ہے۔ اور اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

ساقی

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

بقلم

(ا-س) از مڈل سکول قصبہ سہنہ ضلع گوڑگانوہ

نوکری اور ہم

رات کے دو بجے ہوں گے کہ تمام اوقات عمر بکار
دم نکالنے کو موجود ہو گئے۔ کاتبین فرشتے! دو دن
میں کس وقت بھلا مرنیکی فرصت کہاں کسی نزع کا
خسرہ و جمعبندی کے میزان لگا لینے کی مہلت طلب کرنا
واجب تھا۔ مگر وہاں کون سنتا ہے وہم سے قبض روح
کر ہی بیٹھے۔ قبر میں نکیرین کے سوالات کی نوبت آئی۔

سوال:۔ تم کون ہو؟

جواب:۔ مڈل پاس۔ ملازم سرکار منشی جی بہیر
عدیم الفرصت صاحب۔ مگر اس سے زیادہ مجکو پہچاننا چاہو
ہو تو ہمارے علاقہ کے کاشتکاروں اور زمینداروں
سے دریافت کر لو۔ وہ مجکو خوب جانتے ہیں

س:۔ تمہارا مالک کون ہے۔

ج:۔ بڑے صاحب۔ چھوٹے صاحب۔ ڈپٹی صاحب۔ تمام
سررشتہ داران و نائب منشیان ہمارے مالک ہیں کس
کس کا نام گناؤں۔ ایک دو مالک ہوں تو بتاؤں۔

س:۔ دنیا میں تمنے کیسے اعمال کئے۔

ج:۔ سرکاری نقصان نہیں کیا۔ رشوت بھی نہیں لی۔ قرض
سے کسیکی چغلی نہیں کی۔ لہذا دنیا میں بہتیرے اعمال نیک
کئے۔ اگر یقین نہ ہو تو حضرات کراماً کاتبین لیسے
ضلعدار و ڈپٹی مجسٹریٹ سے دریافت کر لیجئے۔ یہ ہمارے
ہر وقت کے نگران اور ہماری برائی و بھلائی کی تمیز
کرنے والے ہیں۔

س :- تمہارا رہبر کون ہے۔

ج :- رہبر کی ہمکو کیا ضرورت ہے۔ پیدایش کے وقت ہر مذہب کا نقشہ شجرہ ہمارے پاس رہتا ہے۔ ہمول چوک میں دہشت کاروں اور پجاریوں سے مدد مل جاتی ہے نشانہ ہی پیتروں کے متعلق ہے۔ مگر چونکہ وہ ہمارا ماتحت ہے لہذا ہم اسکو اپنا رہبر کبھی نہیں کہہ سکتے۔

س :- تمہاری کتاب کیا ہے۔

ج :- قانون کی کتابیں اور ہدایت نامہ تو بہت سی بنا ہمیشہ رد و بدل ہوا کرتے ہیں مگر فی زمانہ منسٹری مینول کی ہماری بڑی کارآمد ہے۔

س :- تمہارا قبلہ کیا ہے۔

ج :- یہ تو میں نہیں جانتا مگر دفتر کا مکان فی زمانہ نہایت متبرک معلوم ہوتا ہے۔

س :- تمنے کبھی نماز پڑھی ہے یا نہیں

ج :- ہمارے کام میں کبھی غلطی نہیں آئی جیسے کوئی جواب طلب نہیں ہوا کبھی ہمارا نام درج دفاتر بلیک نہیں ہوا پھر ہمکو نماز پڑھنے کی کیا ضرورت تھی۔ نماز تو وہ شخص پڑھے جسکو اپنی مطلب آدمی کیلئے کچھ وظیفہ پڑھنا ہو۔

س :- رمضان کے روزوں کا کیا حال ہے۔

ج :- تمام تمام دن پبلک میں کھانا نصیب نہیں ہوا جسنے روزوں کا حساب کتاب اسی میں مجرا کر لیا۔ کیونکہ حساب دوستان در دل۔

س :- ماں باپ کے فرائض بھی کچھ ادا کئے یا نہیں۔

ج :- اتنی فرصت نہیں تھی۔

ناظرین :- یہ جوابات [illegible] سنکر نکرین بہت ہی خوش ہوئے اور [illegible] چلتی کا علا [illegible] رخصت۔

راقم

[illegible]

بقلم

[illegible]

چپے بولو یا نہ بولو

(چپے کا جھٹکا ملحوظ خاطر رہے)

حضور پچھیا در ہمیشہ آپکو سلامت اللہ رکھے۔ "چپے بولو یا نہ بولو" بہت دنوں سے میں آپکے دربار میں حاضر نہ ہو سکا تھا چپے بولو یا نہ بولو کیا عرض کروں دنیاوی خرافات سے فرصت نہ ہوتی تھی "چپے بولو یا نہ بولو" اب ہر ہفتہ بلا ناغہ حاضر ہوا کرونگا چپے بولو یا نہ بولو۔ یا وحشت خیز تو ہو کہیں قاضی جل پھر کی تے تو نہیں بن گئے کہ چلتے پھرتے چپے بولو یا نہ بولو کو ہی رٹنے لگے۔ ہر بات میں چپے بولو یا نہ بولو۔ موقعہ ہو یا نہ ہو مگر خواہ مخواہ بھی بولے جاتی ہو۔ چپے بولو یا نہ بولو۔ کوئی بولے یا نہ بولے مگر تمہاری بولتی نہیں بند ہوتی۔ "چپے بولو یا نہ بولو" خواہ مخواہ ہی پہلے دنوں کے سر ہوتے پھرتے ہو چپے بولو یا نہ بولو۔ تم کو کہیں وحشت تو نہیں ہو گئی۔ یا پر ساقی ہو کے کیڑے تو دماغ شریف میں نہیں کلبلانے لگے۔ ایسا نہ ہو کہ تم چپے بولو یا نہ بولو کی دھن میں رہو اور پولیس چپے بولو یا نہ بولو کہکے تمکو قلابے کسی پنجرے میں بند کرکے بغیر قلابے اوپر لٹکائے اور پھر کہے کہ اب اچھی طرح دم ہلا ہلا کے بولے جاؤ چپے بولو یا نہ بولو۔ آخر کچھ تو بھی کہو یہ معاملہ کیا ہے کہیں زبان میں تو [illegible] تو نہیں ہو گئی۔ کہ کوئی چاہے بولے یا نہ بولے مگر تم ہی الاپے جاؤ چپے بولو یا نہ بولو۔ اجی حضرت کچھ نہ پوچھئے اسکے مزے کو آپ کیا جانیں۔ ذرا چپے کے جھٹکے کو تو ملاحظہ فرمائیے کیا لچکیلے دار جھٹکا ہے۔ اور کیا مزیدار فقرہ ہے۔ چپے بولو یا نہ بولو۔ سارنگی کی روں روں اور طبلہ کی ٹھمک ٹھمک پر ایسے مزے سے بیٹھتا ہے کہ اگر ایک دفعہ آپ سن لیں تو آپکی کھوپڑی مزے میں کر رہوں اچھلا کرے۔ بندہ درگاہ نے پرسوں ایک جلسہ میں یہ غزل سن لی تھی۔ بس کیا بیان کروں۔ گھنٹوں [illegible] (لذت) آگئی۔ مزے کے مارے اب تک دل ٹپک ہی رہا ہے اور محویت کی تو کچھ پوچھیئے ہی نہیں۔ اوٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے۔ مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہارمونیم بج رہا ہے۔ [illegible] ہمارے سامنے آکر ٹھمیں کر رہا ہے۔ بات بات میں جھڑکی دیتا ہے کہ تیوری کا جراثیم اکے سفر میں پھیر لیتا ہے مگر ہم ہی کچھ جانتے ہیں کہ چپے بولو یا نہ بولو۔ اور جب ہم چپے پر ایک مجبول جھٹکا جما دیتے ہیں تو بے اختیار اسکا بھی سر ہل جاتا ہے۔ کے میاں یہ کیا واہی تباہی بک رہے ہو آؤ بیٹھو کوئی ٹھکانے کی بات کرو [illegible] چال چلے۔ یہ کیا اول فول بکنے لگے۔ کیا معشوق کیسی لونڈی کیا جھٹکا کیسی چپے بولو یا نہ بولو۔ یہ کوئی راز ہے یا معما یا مجذوب کی بڑ حضرت سمجھی تو مجھے خبر نہیں۔ میں نہ قاضی نہ مفتی نہ پیر نہ فقیر اسکے بھید میں کیا جانوں میں تو بس یہی جانتا ہوں چپے بولو یا نہ بولو۔ اور اگر مجھے ہی آپ پوچھنا چاہتے ہیں تو خیر میں ہی کچھ نہ کچھ بتا دوں گا مگر آئندہ ہفتہ بتا دونگا۔ اب تو کھیت باڑی کے دورے کا وقت آ گیا۔

چپے بولو یا نہ بولو (باقی آئندہ)

راقم [illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

ریوٹر گیسلی سے تار دیتا ہے کہ ۱۰ ماہ حال کو جنرل بولر کی فوج نے شمالی و مشرقی جانب کوچ کیا اور مسٹر جوڑ ہال آریج ریور کرالی پر مقام ۔ ویل کوچ کرنے کے بعد ڈچوں نے اس فوج کا مقابلہ کیا مگر ہماری سخت گولہ باری نے انکے اوکھاڑ دیئے۔

گیسلی کے قریب ایک مقام پر دشمن مقابلہ کیلئے تیار ہیں۔

لینگس نیک پر جنرل بولر نے دشمن سے برٹش اتباع کی درخواست کی مگر اونہوں نے حقارت کے ساتھ نامنظور کیا۔ آج جنرل بولر تار دیتے ہیں کہ دشمن نے بڑی محنت و مشقت سے ایک مورچہ تیار کیا تھا اُسے وہ خالی کر رہے ہیں۔

جنرل کیلی کینی ورمفونٹین سے تار دیتا ہے کہ قریباً ۳۰۰۰ ہزار ڈچوں نے کرونسٹاد کی شمال میں ریلوے کا تار کاٹا۔ ڈچوں کے ساتھ ۹ توپیں بھی تھیں۔ جنرل کیلی کینی نے برٹش فوج متعینہ کرونسٹاد کی مدد کیلئے بہت بڑی فوج روانہ کی ہے اور فوریسٹبرگ اور کیپ ٹاؤن سے امدادی فوج روانہ کر رہے ہیں۔

ریوٹر ونٹر سنڈ ریپ سے تار دیتا ہے کہ دو سو پچاس ڈچوں نے جنرل ہنٹر کی اتباع قبول کی اور باقی ڈچوں نے اتباع کا وعدہ کیا ہے۔ کمانڈر راپ کے فوج منتشر ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ اونکا کمانڈر بھی اتباع قبول کریگا۔

کیپ ٹاؤن کی خبریں مظہر ہیں کہ آنریبل مسٹر شرینر اور آنریبل مسٹر سولومن اس بل کی تائید کر رہے ہیں کہ ڈچ آبادیوں کے باغیوں کی تحقیقات کیلئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے اور جو لوگ خطاوار ثابت ہوں اون سے ووٹ کی آزادی چھین لیجائے۔ کیبنٹ کے دوسرے ممبر اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔

جنرل بروڈوڈ بوتھا کو عبور کرنیکے بعد تار دیتے ہیں کہ آج تمام فوج مقام گنبسو پر جمع ہوئی۔ ارزین ہزار ڈچوں سے مقابلہ کیا۔ ہماری سخت گولہ باری نے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے۔ ہمارے ۷ سپاہی مقتول اور ۲۰ مجروح ہوئے۔

پیکن کیطرف خارجی طاقتونکی طرف جو فوج بھیجی گئی اسکے ساتھ ریلوے لائن کی مرمت کیلئے سامان بھی روانہ ہوا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں یہ خبر مشہور ہوئی ہے کہ تمام طاقتوں کے معاہدہ سے ۹ ہزار روسی فوج پورٹ آرتھر اس غرض سے تیار رہیگی کہ اگر چین میں فساد بڑھیگا تو پیکن اور ٹینٹسن کیطرف روانہ ہوگی۔

جنرل کیلی کینی ۱۱ ماہ حال کو بلومفونٹین سے تار دیتے ہیں کہ ۸ ماہ حال سے جنرل میتہوین کیطرف سے کوئی خبر وصول نہیں ہوئی ہے۔ جنرل مذکور ۸ ماہ حال کو روڈیجکوپ کی شمال میں دشمن سے لڑ رہے تھے۔

جنرل بولر نے آج اولکرسٹ کی شمال میں چار میل کے شمال پر قیام کیا۔

کل شب کو ڈچوں نے چپکے سے لینگس نیک اور مجوبا ہل کو خالی کر دیا۔ جنرل کلیری ناگرگو سے لینگس نیک کو کوچ کر رہے ہیں۔ ہم نے پانی کی قلت کے سبب یہاں قیام کیا۔

آج دوپہر کو جنرل کیلی کینی تار دیتے ہیں کہ ہماری فوج نے شمال سے ہونسپروٹ پہونچ کر رستہ میں دشمن کو شکست دی۔ کل صبح کو ۹ بجے امریکن سائیڈنگ پر پہونچ جائیگی۔ جنرل ناکس کرونسٹاد سے ملنے کیلئے آگے بڑھ رہے ہیں کہ دشمن کو رستہ ہی میں روک دیں۔ تفصیل بعد میں معلوم ہوگی۔

امریکن منسٹر متعینہ چکیانگ نے اپنی گورنمنٹ سے یہاں کی امریکن رعایا کی جانوں کی حفاظت کیلئے ایک حفاظتی جہاز منگوایا ہے۔

جنرل بولر ۱۱ ماہ حال کو تار دیتے ہیں کہ آج ہم الہمنڈس نیک میں داخل ہو گئے جہاں دشمن کی بہت بڑی جماعت تھی اور سو ۔۔۔ توپیں بھی نصب کی تھیں۔ مجھے امید ہے کہ ہمارا نقصان سو کے اندر ہوا۔ ڈارسیٹ رجمنٹ کی دوم بٹالین نے سنگینوں سے حملہ کرکے مورچہ پر قبضہ کیا۔

ریوٹر لیکرا سے تار دیتا ہے کہ مقام ڈروجیز پر مصیبت آنیکے علاوہ یہ افواہیں بھی مشہور ہو رہی ہیں کہ پراپ کی شمال میں جنرل کارنگ کی فوج کو بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مقام پر اشانٹی والوں نے مورچہ بندی کی ہے۔ بارش کے باعث برٹش فوج آگے نہ بڑھ سکی۔

ہز اکسلنسی وزیر نظام جو وقار آباد میں سکونت پذیر ہیں۔ ۱۱ ماہ حال کو گھوڑے پر سے اترتے وقت گر پڑے۔ ایک پسلی ٹوٹ گئی۔ اور کچھ نقصان نہیں پہونچا۔ اب رو بصحت ہیں اور تھوڑے دنوں میں بستر سے اٹھیں گے۔

احمد آباد میں دو ہندو مجرم سکہ قلب بنانے کے ملزم تھے جن کی تحقیقات وہاں کے سیشن جج کے اجلاس میں ہوئی۔ اسیسروں نے مجرم اول کو گنہگار اور مجرم دوم کو بیقصور ٹھہرایا۔ سیشن جج صاحب نے بھی اسیسروں کی رائے سے اتفاق کرکے مجرم اول کو چار سال قید سخت کی سزا دی اور مجرم دوم کو رہا کر دیا۔

احمد آباد میں نور حسن قصاب گذشتہ اپریل میں سیشن سپرد کیا گیا تھا۔ مجرم پر اپنے بھتیجے کے قتل کا الزام تھا۔ اُس کی تحقیقات ۱۰ ماہ حال کو باجلاس سیشن جج مسٹر فرائی اور جوری کے ہوئے۔ مجرم کیجانب سے مسٹر سونا والا بیرسٹر پیروکار تھے۔ بعد جوری نے مجرم کو گنہگار ٹھہرایا۔ سیشن جج صاحب نے جوری کی رائے سے اتفاق کرکے مجرم کو سزائے موت دی۔

فتح پریٹوریا کی مسرت مین گذشتہ چہار شنبہ کو ایک ضیافت دی گئی جسمین حضور گورنر بمبئی لارڈ نارتھ کوٹ و سپہ سالار افواج احاطہ بمبئی سر رابرٹ لا اور دیگر معزز سرکاری افسر حاضر تھے۔ اسی روز افواج پونہ سے توپ اور بچون کو چاء پلائی گئی۔ اسمین فیس بینڈ موجود تھا۔ آتشبازی چھوڑی گئی۔ ہزارہا لوگ جلسہ دیکھنے آئے تھے۔ شب کو بارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔

رشتاخمی (سرحدی افریقہ) کے دار الخلافہ کماسی کے محصور برٹش گورنر سر فریڈرک ہوجسن ۴ ماہ حال کے پیغام مین لکھتے ہین۔ کہ محصور فوج کی خوراک نصف کردی گئی ہے۔ اور بارود وغیرہ کا ذخیرہ کافی ہے۔ باغیون کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

چیفکورٹ لاہور مین دو گورہ سپاہیون پر الزام قتل تھا۔ مسٹر جسٹس ہاگنس کا اجلاس تھا۔ انبالہ کے جنگل مین شکار کھیلتے ہوئے یہ حادثہ ہوا تھا۔ جوری نے بیگناہ قرار دیا۔ دونو چھوٹ گئے۔

پچھلے سال جیلخانجات پنجاب ۱۵ قیدی فرار ہوئے تھے جنمین سے ۷ پھر پکڑے گئے۔

پنجاب برٹش قلمرو مین ۱۲۲۵۵۷ مزدور جرائم پیشہ کامونمبر مین اور دیسی ریاستون مین ۳۵۰۰۴۔

سنٹرل جیل رنگون کے اسسٹنٹ جیلر مسٹر ٹمن کو جس قیدی نے قتل کیا۔ وہ پھانسی پائیگا اور اوسکے معاون کو ۳ سال قید۔

پنجاب مین پاگلخانہ کیلئے سامان تفریح مہیا کیا گیا۔ اس کی ضرورت حضور لاٹ صاحب نے مان لی

فتح پریٹوریا کی خوشی کے جلسون کی خبرین چلی آتی ہین۔ پشاور مین عام چندہ سے خیرات کی گئی۔ ۱۱ تاریخ کو اکثر مقامات پر روشنی اور آتشبازی کی زینت تھی۔

لارڈ رابرٹس کیپ ٹون سے تار دیتے ہین کہ لارڈ میتھون کی فوج مین ایک مقتول اور ۱۹ مجروح ہوئے ہین۔ ۷ ماہ حال کو چہارم ملیشیا رجمنٹ کے ۳۰ مقتول اور ۱۰۴ مجروح ہوئے۔ مجروحین اب یومنری ہسپتال مین ہین جسپر لارڈ میتھون نے از سر نو قبضہ کیا ہے۔

لارڈ رابرٹس نے اورنج کالونی کو حکم نافذ کیا کہ جنرل بوتھا پر حملہ کیا جائے۔ جنرل موصوف پریٹوریا کی مشرق مین ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہیڈلبرگ روڈ پر ایک مضبوط مورچہ مین مقیم ہین۔

جنرل فرینچ کی ڈویژن نے بائین طرف اور جنرل ہملٹن کی فوج نے دائین طرف گشت لگایا۔ ان دونون فوجون کا دشمن نے سخت مقابلہ کیا۔ ہملٹن کے دو رسالون نے دشمن کے مورچہ کے بائین طرف شام ہوتے ہی قبضہ کیا۔ اور مفتوحہ زمین پر خیمہ نصب کیا۔ جنرل پولکری کی ڈویژن جنرل ہملٹن کی امداد کیلئے روانہ ہوئی۔ کیا ضرورت تھی۔

گذشتہ شنبہ کو ایک پاسنجر ٹرین بہروچ سے سورت جارہی تھی اثنائے راہ مین مستورات کی گاڑی مین ایک چار سالہ لڑکا مارے ماری کا اتفاقاً گر پڑا محبت مادری کے جوش مین اسکی والدہ اسے بچانے کو ٹرین سے کود پڑی۔ اُس کے بعد لڑکے کی نانی دیکھ رہی تھی۔ وہ بھی ٹرین سے کودنے لگی۔ لیکن وہ گاڑی مین لٹک گئی۔ زنانے کا چلانے کی آواز سنکر ایک ٹریولنگ پولیس کانسٹبل نے اُس بڑھیا کو ٹرین مین بٹھا کر ٹرین کے فٹ بورڈ پر سے گارڈ کو ٹرین روکنے کی سگنل دی۔ جو قریباً ایک میل جاکر ٹھہری رہی بعد پولیس انسپکٹر مسٹر نگلی اور گارڈ ڈھونڈ کر کانسٹبل جاکر وہ ماں بیٹے کو اُٹھالائے۔ خوش قسمتی سے دونون زندہ ہین اور زخم ایسا نہین تھا جس سے ہلاکت کا اندیشہ ہو۔

حضور سر انٹانی میکڈانل صاحب بہادر کی میعاد لفٹنٹ گورنری مین ایک سال اضافہ ہوا۔

سرکاری رپورٹر کی رائے ظاہر ہوتی ہے کہ برسات دیر مین ہوگی۔ لیکن طاقت مین مستقیم ہوگی۔

افغانستان مین ریل و تار لیجانے پر امیر صاحب کی بہ پسند ناراضی کا ایجنٹ مین ہر تذکرہ کیا گیا۔

مسٹر ہیوم وزیری کے ملکون کو آخری نوٹس دینگے جس کے بعد ہی تو فوراً فوجکشی کیجائیگی۔

پنجاب مین معاملہ انتقال اراضی کا مسودہ قانون پر جس کے لیے مسٹر رائیڈر صاحب و مسٹر فنشا صاحب ممبر کونسل ہون گے۔

مرکزی واضع آئین ہند کی ممبری سے دو صاحب مستعفی ہیگئے مسٹر رینڈ و مسٹر ووڈراف۔

شملہ مین آئین ہند کا اجلاس ۲۲ جون کو ہوگا۔ پروگرام کار روائی سوچ رہے ہین۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۰ر جون	۲۹	۲۱	۱۴۳
۱۱ر ״	۱۸	۱۲	۱۹۴
۱۲ر ״	۹	۱۳	۱۵۳
۱۳ر ״	۲۶	۱۶	۱۶۱
۱۴ر ״	۱۰	۹	۱۶۴
۱۵ر ״	۲۳	۲	۱۵۶
۱۶ر ״	۱۶	۱۳	۱۶۷

مطبع حیدری واقع بمبئی بھنڈی بازار مین محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا